ہیں۔ دھن ہو ہمارے شری حضور پرنور دھرم دُجا بھارت دھرم مارتنڈ بیندر مہندر سپر السلطنت انگلشیہ شری مہاراجہ پرتاب سنگھ صاحب بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی ملک کشمیر جنہوں نے عنایت خسروانہ سے انوتر ودیدھیا کے پرچار کرنیکے خاطر ایک ڈیپارٹمنٹ ریسرچ نامی ریاست میں مقرر کیا ہے اور آشا ہے کہ ان آتم ودیدھیا کے پرگھٹ کرنیوالے شاستروں سے تمام ہوئے زمین کے فلاسفروں کو لابھ ہیگا۔ ہمارے شری مہاراجہ صاحب بہادر عنایتیں اور طرح طرح کی رفاہ عام صورتیں اور طریقے علاوہ ازایجاد کرنے کارخانجات اور انہار۔ سڑکیں عمارتیں کی ہیں۔ یہ بھی سرکار والا کی ہی کرپا ہے کہ ایسے مہاتما جوگیشور مہاراج کا اوتار اس زمانہ میں ہوکر بڑا پراولیکار ہوا۔ پرارتھنا ہے کہ شری سرکار والا کا عادل زمانہ ابدالاباد تک رہے اور انکا سایہ ہما پایا ہمارے سر و پر دایم اور قائم ہو مصنف پنڈت کشن بٹ جی کی سوانح عمری کے علاوہ مرثیہ دلپذیر از پنڈت آفتاب کول اور پنڈت ہرہ کول جی ہدیۂ ناظرین ہے۔ پنڈت صاحبان صدر مہاتما مہاراج کے پورن بھگت تھے۔

غزل

جو شیو پڑھیں وہ رہیں خوش او دلشاد
فکروں سے مبرا رہیں دائم رہیں آباد

دگنیاں کی برکت سے وہ کنول کیطرح
جگت بجر میں رہ کر بھی وہ رہیں آزاد

ہر روپ سے انہیں جلوہ ملیگا شیو کا۔
ہر نام کو سُنتے رہیں کیول پرناد

ہر شے میں محیط آتما کو پائینگے وہ۔
ہر بات سے انہیں گنیاں ہے اپدیش ناد

ہیں مکت د سدا پاتے ہیں وہ پرم آنند
آزاد ہیں کرتے ہیں جگت کو آزاد

شری رام کے چرنوں کی مہر سے پرتو
تجھ پر جو پڑا لال دیا تونے داد

اندھیرا گیا ہے دُور پورن چاند کیطرح
خہ دلور ہو کرتے ہو جہاں کو دلشاد

اوم شانتی شانتی شانتی۔
"داس لالہ کول"

॥ اوم ॥ ॥ اوم ॥ ॥ اوم ॥

اوم نمہ شری کرشن شری ۱۰۸ اچت
آنند گن پنو شکت سمایتے
سروپ ست گورو شری رامجی
مہاراج

دیباچہ

ست گورو شری رامجی ہم پر دیا کیجئے
اپنے چرنوں کی کرپا سے پرم پد وی دیجئے

اے انوتر روپ پورن آنند جیا ہیں
نت کریا او گنیاں کی پاس اپنے تھا دیجئے

جسطرح کہ خطۂ کشمیر دلکش اور پرفضا آب وہوا سے شہرۂ عالم ہے اور روئے زمین پر بہشت تصوّر کیا جاتا ہے اوسیطرح زمانہ سلف سے یہ پوتر بھومی پاکیزگی میں سارے جہاں میں مشہور ہے جبکہ ہندوستان دنیا میں علوم وفنون کا سرتاج تھا اس زمانہ میں کشمیر تمام ودیدھیاوں کا مرکز تھا۔

اگر اس باریک بیج میں یہ ساری چیزیں موجود نہ ہوں تو کسطرح پرگھٹ ہوتیں
اور اسکا سا امش یہ ہے کہ بیج درخت سے اُبھن ہے اور درخت بیج سے۔
اور واستو میں پیدا اور ابید ایک ہی اکھنڈ پریورن چیتن روپ کے روپ
اور کرپا ہیں جیسے کہ شری بھگوت گیتا۔ شری ویدانت شاستروں اور
اپنشدوں میں اور شری الیشر پرتیگیا میں تشریح طور پر ثابت کردیا ہے ذیل
کے اشلوک پرمان ہیں۔

श्री भगवद्गीता यां

सर्व भूतस्थमात्मानं सर्व भूतानि चात्मनि। ईक्षते योग युक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः॥

श्री प्रत्यभिज्ञायां

चिदात्मैव हि देवोऽन्तः स्थितमिच्छावशाद्बहिः। योगीनिरुपादान मर्थ जातं प्रकाशयेत्॥

شری ایشر پرتیگیا جیسے اُتر شاستروں کے تات پریہ کو سمجھنا سوائے اُتر تارک کے
گرو پرم پرا اور مکمل سمپردائے کے دُرلب ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں ہے جو شخص
اس مارگ سے ناواقف ہیں انکو یہ ضرور خیال پیدا ہوگا کہ ایک نہایت ہی سوکشم
سروپ کا جو اندریوں کا وشے نہیں ہے کسطرح ایک استھول جگت روپ جو اندریہ (اُنکا)
وشے ہے بن سکتا ہے۔ اگرچہ یہ پرمان کہ پانی کو جم کر جسطرح پتھر بن سکتا ہے ایک
سرسری نظیر ہے تاہم یہ درشٹانت عام فہم ہونیکے خاطر دیا جاتا ہے اُتر شاستروں
میں ایسے سنشیوں کے مٹانے کیواسطے طرح طرح کی نظیریں ہیں۔ دیباچہ مختصر کرنیکے
لئے زیادہ تشریح نہیں کیا جاتا ہے کشمیر پر کئی صدیوں سے پے در پے آفتیں اور
غارتیں زمانہ کے اختلاف سے پڑی ہیں۔ ہزاروں شاستر انکے دریاؤں تالابوں وغیرہ
میں ڈبایا اور جلاسوں میں جلایا ہے پھر بھی بہت اُتر شاستر اس وقت تک موجود

اور آج تک بھارت ورش میں اُتم دارشنک مانا جاتا ہے۔ ان دار العلوم کے
نامی گرامی فلاسفر اور مورخ اور عالمانِ طب مثل شری کلیان سوما نند جی و
سوگپت و ودیا دھیا آدمی تھے۔ اُتپل دیو۔ ابھنوگپت کویٹ ممٹ کاہن۔
چرک۔ واگبھٹ وغیرہ وغیرہ اسوقت تک زبان زد ہر خاص و عام ہیں
اور کشمیر کی استریاں بھی علم فلاسفی میں کمال دکھایا ہے جیسا شری کرپلی
شری مدنیکا جنکے ششش بڑے اُتم رشی تھے۔ جنکے تصنیف مہا ارتھ منجری
استو چنتامنی وغیرہ شیوی گرنتھ موجود ہیں چنانچہ رہنمائے
ہیشتہ شری للیشوری۔ شری روپ الیشوری مہا اُتم گرنتھ
ہیں یہاں کی اُتم ودیا یعنی شیو فلاسفی ادوَیت ودیا مانی
جاتی ہے اور اس اُتم ودیا کا آغاز پرم شیو سے ہے۔ ہمارا
عقیدہ ہے سارے ودیاؤں کے سار وید مانے جاتے ہیں شیو
ودیا ویدوں کا بھی ہردے یعنی رہسیہ ارتھ ہے اور اس پرم رہسیہ
کا ورنن کرنا مانوش بدھی کا اگوچر ہے۔ کھٹ درشنوں کیطرح شیو
فلاسفی کے بھی چھ درشن ہیں یعنی ... وام۔ دکشن مت کول
ترکہ۔ ان سارے متوں کا شیکھر ترکہ مت ہے ... اُتم
ودیاؤں کا سار ہے اور پرم پد دینے والا ہے اور جتنے ...
پلنے کے ہیں ان سب میں سے بھی اوتکرشٹ اور سگم ہے ذیل میں اس
مت کی مختصر تشریح اور متوں سے مقابلہ میں کیا جاوے گا جیسے ویدانت
کا پرچارک شری بیاس بھگوان تصور ہوتا ہے ویسے ہی ترکہ مت کا پرچارک
کرنیوالے شری درواسا مہاراج جی ہیں اور ان مہرشی کی ششش پرم پرا
چلی آئی ہے۔ شری تنترالوک جیسے شاستر وغیرہ ایشر گرو

راجی دست بسته استاده   دل بشوق اُلوترش داده
شوق و ذوق اُلوترش تمام   روز و شب خواب و خور نموده حرام
غیر تو کیست کز سر شفقت   بسبق گفتنش دهد سبقت
تا قبول افتد التجا از من   خاص فرزند تست ختم سخن
مرشد کامل از زباندانی   به تبسّم کشاده پیشانی
گفت کای شکهدیو وقت تو خوش   راجی ستره چون زر بیغش
زود تر از اُلوتر و عملش   هوشیاری دهم بجان و دلش
گه بتعلیم و گاه از تلقین   واصل مقصدش کنم بیقین
لیک باید که خوانده یا خوانا   وآنچه دانسته است یا داند
همه در پیش من کند تکرار   تا که سِرّ همه کنم اظهار
رام هم خود گرفت در بالش   خواهش افزود در دل و جانش
دیجتور گفت [illegible] بسیار کباد   ایزدت زود کامیاب کناد

در بیان تحصیل علم و هدایت یافتن از مرشد و ترک خانه و خلوت گزینی

چون برین یک دو سال رفت بسر   شادیِ آن گزیده کرد پدر
رام بر مسند شهی بنشست   دل بتقریب بر عروسی بست
علم توحید روز و شب خواندے   اسپ جهد اندران فضا راندے
بود کارش همه بعلم و عمل   کاین نوشته بجبهه اش ز ازل
لاله کوکر یکے بتعلیم شتو   فارغ از عقد و مکر و کینه و ریو
سبق از علم و گفت او مے برد   خوانده حالی بمرشدانش میکرد
مرشد کاملش در راه عمل   رهبرش گشت تا شود المل

نظر لطف مرشد کامل   در زمان کرد مطلبش حاصل
هر نفس بود دل به پروردن   بحر است نفس برآوردن
در ره رفت و آمد دو نفس   دیدلش هم بهوش و هم باحس
کرده هر دم نفس گرد با دل   زین رسیده بمقصد و منزل
زاول خواب تا بهنگم سپهر   برظهور سرود زیافت خبر
ابتدا و نهایت دو خیال   نیک بشناخته ز خود هر حال
جهد کرده برون کشید بجد   مسکه از شیر و روغن از گنجد
در یکین و بسیار سه تا پور   آگنیده بنور و خود مسرور
دید خود را بچشم عین الیقین   هم بعلم الیقین هم از تلقین
طالبان چند هم درین اوقات   نیک سیرت خجسته نیک صفات
بسته بر خدمتش کمر چو خدم   با ارادت شریک شادی و غم
آن یکے ماهتاب برج یقین   ساکن کرنگام پاک زمین
متعلم بعلم و تعلیمش   دل و جان هر دو کرده تسلیمش
تارک خاندان بتن واحد   دل بتوحید داده شاهد
لاله باغ معرفت دیگر   شد شگفته چو لاله وقت سحر
کز نسیم دمش چنان بشگفت   که عیان در بیان نباید گفت
رام با همدمان نشستے خویش   رام این تند توسن سرکش
بود بے خواهش از جهان دغل   شوق و ذوقش همه بعلم و عمل
گرچه در خانه گوهر یکتا   بود تابان بچهره چون بیضا
در سخن طوطیِ فصیح زبان   صورتش دلربا مه کنعان
لیک اندر دلش محبت نه   چه محبت باد که رغبت نه

وآں گلِ نوبہار باغِ حرم
در سنِ چار سال شد بارم
بعد از مادرش بلبر ز زمین
گام بر داشت سوئے خلدِ بریں
وزیں تاسف کہ خانہ خالی شد
ماند و بودش بلا و بالی شد
آں برادر کہ بُد ز مادرِ (دوسری ماں)
گشت مختارِ خانہ از مادر
فرق افتاد در میانہ بسے
واقفِ راز غیرِ او نہ کسے
چونکہ ناگہ بضلعِ حبہ کدل
آتش افروخت شعلہ زن مشعل
یکہزار و دو صد مکاں یکسر
سوخت گردید خاک و خاکستر
خانہ داراں ز آفتِ آتش
ہمہ دلسوختہ سمندر وش
دودِ آہ ہمہ بچرخ رسید
آب از دیدہ ہا رواں گردید
ہمگناں از خرابئ خانہ
از وطن گشتہ دور و بیگانہ
خانۂ شکہدیو راز ان نار
سُرخ شد سنگ و خشت چوں گلنار
عاریت طور خانہ جستہ
رفت آنجا بخاطرِ خستہ
آتمارام نام شخصے بود
رفتہ مسکن بخانہ اش فرمود
چوں بسر برد چندگاہ آنجا
رنج بر رنج شد دگر پیدا
رامجی را برادرِ اسفل
ناگہاں گشت ہمکنارِ اجل
بانگِ ماتم برآمد از مادر
جامہ زد چاک خاک کرد بسر
نالا از آہ نالہ بر مہ بست
سینہ و روے را بناخن خست
رامجی سر بپائے بنہادش
مشفقانہ بصبرِ دل دادش
ہمہ راں سال شوق غلبہ نمود
شوق و ذوقش بیکدگر افزود
ہم نمی خواست خانہ دار شود
خواست بر اسپِ دل سوار شود
گشت بوستاں ز بہرِ آزادی
ترکِ دلبستگی است آبادی

گشت دورِ زماں بنوعِ دگر
مادرش بست چشم از دیگر
قطع شد عقدہا دراز بر او
دست مادر جدا شد از سرِ او
بے صدف چونکہ شد چناں گوہر
صدفے دیگر آورید پدر
خواست از فرقۂ نکو ناماں
خانہ آراست تا کند ساماں
داشت دورِ زمانہ ماندر
پرورش را نظر بہ نورِ بصر
پرورش را دو چند مہر افزود
در خیالِ پسر مدام بود
سال ہفتم بخواندنِ وید بہیا
داد سر در کدام پاٹ شالا
علمِ معمول برہمناں بخواند
اسپ از دیگراں بسبقت راند
وید کمہ داز بر از خردمندی
بہرہ بر داشت یافت خورسندی
زاں بکم مدتے کہ فارغ شد
رفتہ رفتہ چناں کہ بالغ شد
گشت راغب بعلمِ شیوا ز سر
شد طلبگارِ عاملِ رہبر
بود طالب بفرقِ سر ز پا کہ
تا کجا رہبرش شود پیدا
شکہدیو آنکہ بود مہر درش
گشت واقف ز حالِ سر بسرش
دست بگرفت و برد ہمرہِ خویش
این زبس سید وید و آں از پیش
رفت با صد نیاز و با صد کام
برد در فیض بارِ مینا رام
چوں درآمد درون بحلۂ خاص
بر زمیں سر نہاد با اخلاص
گفت کاے آب بخش تشنہ لباں
نعمتِ صحبتِ تو طالباں
ایکہ ذاتِ تو چشمۂ احساں
فیض بخشیت بر کساں یکساں
لذتِ اینجہاں و ہر چہ در وست
ہمہ فراموش کردہ بے دوست
درگہت را کہ با نیاز آید
از نیازِ خود او بناز آید
در دلِ طالبانِ علم ہنر
ہست تلقینِ تو چو نقشِ حجر

عمل و علم کردہ با ہم جفت — نزدہ وقتِ خود ز دست بمفت
عشق با جان و دل گرو کردہ — سر بفکرِ طلب فرو بردہ
چوں زعمانِ دلِ دُرِ مقصود — یافتند از عبادتِ معبود
شاد گشتند چوں رسیدہ بگنج — از دل و جاں کشیدہ اندوہ و رنج
یافتند آنچہ یافت ناکردہ — یافتہ را بجاں بپروردہ
ہمچو مہرِ سپہر رخشیدند — حصہ بر قدرِ رتبہ بخشیدند
بود از آنجملہ مہر و چہر و سلیم — نیک مردے درون شہر مقیم
نازک دہر و سالکِ توحید — جبہہ اش ماہ و چہرہ اش خورشید
ماہ و خور در دروں یکے کردہ — بود خود زآں فراتر کہ بردہ
درسہ عالم العالم حیارم — ہر نفس بود خوشدل و خرم
نظرش نور و دیدنش ہم نور — نور در نور ناظر و منظور
چوں سخن در زدے بنوکِ باں — منکلم زاصل و منبع آں
دل بدلدار ہر زماں بستے — جاں بجاناں ہمیشہ پیوستے
محوِ دیدار چوں شدے آندم — موشدے راست دیدہ ہا پُر نم
معرفت گوشۂ ز موحدتش — موحدت توشۂ ز معرفتش
بادۂ ہوش را البساغ شدے — از فمِ چشم و گوش پے در پے
خوردہ مستِ الست در آرام — نام نامیش مونگہ منارام
کتبے کز مصنفان قدیم — بود در دُرج ہمچو دُرِ یتیم
جملہ در دفترِ دلش موجود — خواندہ ناخواندہ را دلیل بنود
از اُلو ترکتابہا کہ بُدند — در زمینِ دلش چو آب شدند
کردہ علم و عمل درونش جائے — عملش سوے علم راہ نمائے

ہوش در ہوش فرقِ سر تا پا — جوشِ حق الحقش بدل پیدا
گرچہ با حق ہمیشہ پیوستہ — لیک حکمِ پدر کمر بستہ
بر چنیں درجہ چوں بگفت و شنود — بہر تلقین لب و زباں بکشود
طالباں را ز اصلِ علمِ لدن — واقفی داد جملہ سر تا بن
ادا فو ترکہ مغزِ ہر علم است — مسکۂ شیرِ شکر علم است
کرد بیدار مغزِ شاں ہر دم — جانِ شاں تازہ ہمچو سبزہ بہ نم
ہر ہمہ را عمل نفس پرور — واقفِ طرزِ شیوہ سر تا سر
(بختور) ریزہ چینِ خواں ہمہ — گوش بنہادہ بر زباں ہمہ

در بیانِ انتقالِ پربلال شکھدیو و اخفائے ہیولائے خاکی از راجمی مہاراج

چوں بریں ہم گذشت سالے چند — دورِ دیگر نمود چرخِ بلند
سایۂ شکھدیو از سرِ او — خاست ماتم نشست بر درِ او
گشت باغِ ارم از و آباد — باغبانِ بہشت از و شد شاد
کوثر و سلسبیل مشرب شد — کر پئے غسلِ او مذہب شد
شد عبادت گہش سرائے بہشت — آں سرا داشت دیں سرائے بہشت
گل و ریحانِ تازہ زاں گلزار — چید و بر کُشیت دیو کرد نثار
راجمی از لوازماتِ جہیز — از کریا کرم و ہر چہ باید نیز
ہمہ بر رسمِ قوم اہل ہنود — کرد ترتیب آنچہ باید بود
سوگواری برسمِ اہلِ جہاں — داشت بر خویش آشکار و نہاں
مادرِ بیوہ را بعقل و بہوش — کرد تدبیر از پئے خور و نوش
آں مکانیکہ نو بنا شدہ بود — بود و باشش در آں مکان بنمود

جملہ ترتیب کرد ما یحتاج
تا نگردد بہیچ کس محتاج

خود بطورِ زمانۂ سابق ؎
گشت با ہمدمانِ خود ملحق ؎

مست شد از مئے ظہورِ ظہور
وز سرودِ الست شد مسرور

جوشِ توحید لاابالی کرد ؎
ذوقِ تفرید بیمثالی کرد ؎

شد فراموش جسم و جانِ خویش
لامکاں خاص تر مکانِ خودش

ہرچہ کردے بلا و بالی کرد ؎
ہرچہ خوردے بلا و بالی کرد ؎

وحی و غیب اللسان ہمہ مذکور
در کراماتِ گفتنش مشہور

تا بیکسال لاابالی بود ؎
باز فرزانگیش راہ نمود ؎

باز تلقینِ طالبان کارش
روز علم و عمل بگفتارش ؎

گشت یکچند در ریاضِ بریں
مادرش نیز شد بخلدِ بریں

چوں تجرید رفت بست و دو سال
ظاہرا ہیچ گشت از حال ؎

یافت تقلیل قوتِ رگ و پے
دست و پایش شدند ہمچوں نے

گشت ترکیبِ جسم چوں مجہول
پوست بر استخواں نہ در رگ خوں

لاکن از نورِ علم و عمل ؎
چہرہ تابندہ ہمچو خور بحمل ؎

در شعورش کسے چہ بنشستے
چشم از نورِ چہرہ اش بستے

عرقِ شیر خواندن اشلوک
ہمتش برتر از ہزار ملوک

چوں مہاراج والیِ کشمیر
کرد درگوشش از کدام خبیر ؎

کہ دریں شہر فیض بہر مقیم
نیکمردے است بس بزرگ و علیم

بمکانش رسید با تسلیم
کرد خم قامت از پئے تعظیم ؎

گشت از دیدنش بسے خوشحال
بجواب آمد آنچہ کرد سوال ؎

گشت محظوظ از سخن گفتن
دل بہیچ است باز لب سفتن

کردہ اقرار بہر بہرۂ خلق
نہ کہ باشند صرف شہرۂ خلق

ہمچو دروانسجی و سوما نند
ٹرنک و کہیم رازہ دیگر چند

کلٹ و جگ رازہ زاں دیگر
بٹہ نار آبی و او تفصیل است شمر

اتھو گپت و دسہ گپت بداں
غیر اینہا بسے است پاک رواں

ہمہ را از انوتر آمرشن
دیدہ ہا باغ و سینہ ہا گلشن

خویش را در تمام شے دیدہ
صلح کل باہمہ پسندیدہ

حق درون و بیرونِ خود دیدند
خود نشدہ حق بہ تن نگنجیدند

زیر و بالا و پیش و پس چپ و راست
غیر خود دیگرے نہ بایدہ راست

در خور و خواب و رفتن و دیدن
یک نفس غیر خویش نگزیدن

اینچنان نورِ خویش دانستند
ہمچو خورشید وز دوئی رستند

کتب شیو آنکہ آمرش اند
فی الحقیقۃ کہ نازل العرش اند

ہمہ تصنیف آں عزیزان اند
مغزِ تحقیق خوش تمیزان اند

چند تصنیف و چند از آن تشریح
نور را خط کشیدہ در توضیح

پے رواں طالبانِ علم و عمل
بود بسیار خوش نصیبِ ازل

مصدرِ علم را ہمہ مشتق
در محیطِ عمل چو ست غرق

دلجوئی کاشش آنزماں بودے
جبہہ بر خاک پائے شاں بسودے

یافتے فیض و بے نیاز شدے
واقفِ فرع و اصلِ راز شدے

در بیانِ مرشدِ کامل و رہبرِ عامل

بعد چندیں نورد و گردشِ دہر
واقفِ علمِ شیو در این شہر

چند کس تنگ سیرت و آزاد
بر گرفتند زیں بیاضِ سواد

روز و شب صرف کردہ در تکرار
ہیچ کارے نہ غیر ازیں گفتار

اور ششٹ نکپتی کا درج ہے۔ لکھا ہے کہ شری دُھرواسا بھگوان کو
مہادیو سوامی نے کیلاس پربت پر اُتر ودیدھیا کا گیان بخشا۔ [illegible] رشی
جی نے اس اُتم مت کو پرگھٹ کرنے اور جگت کے اُودھار کی خاطر پربت
کی گپھا پر مانسک ششش پیدا کیا جسکا نام شری تریمبک منی رکھا۔ تریمبک
منی نے سکھا دیتی منی مانسک ششش اور سکھا دیتی نے ورنا دیتی شمنی
اوتپن کیا۔ اسی طرح پندرہ سدھ ایک دوسرے کے جوگ اوستھا
سے پرگھٹ ہوئے اور ہر ایک نے اس کرم کو استھاپن کرنیکے لئے ایدیشیا
گرنتھ رچے۔ آخری سدھ شری سوما نند مہاراج جنکو ادویت سدھیا
بھی کہتے ہیں کیلاس سے کشمیر میں آئے۔ انکا ایدیشن شاستر شیو درشٹیہ
موجود ہے اور ان کے ششش شری مہت اوتپل یو۔ شری ابھنو گپتا کا
جنکو [illegible] جگر [illegible] بھی کہتے ہیں۔ شری [illegible] دیوی کے ششش
شری لچھمن گپت آچارج ہیں۔ اور ان کے ششش شری ابھنو گپت
مہاراج ہیں اور انکے ششش شری کھیم راج جی اور یوگ راج جی ہیں۔
انکے ایدیشیا گرنتھ اس وقت تک بھی بہت سے موجود ہیں۔ اور [illegible]
جی مہاراج جنکا [illegible] تحریر میں آتا ہے اُن کا بھی اسی گرد [illegible]
اوتار ہے۔ اُن کے کُل سے آجتک [illegible] سلسلہ اُتم جوگی مہاتما ہوتے
آئے ہیں۔ قریباً چالیس برس گزرے [illegible] کار والا زمانہ [illegible] شری
رنبیر سنگھ صاحب بہادر کے راج میں ان سوامی [illegible] پنڈت تری میشر
صاحب زمانہ میں جوگیشر [illegible] کشمیر کو [illegible] جگ ودیدھیا
اور [illegible] گدیاں سے پورا لابھ بخشتا تھا اور ان کے درشن کیلئے [illegible]
ریشی اور مہاتما دُور دُور سے کشمیر میں آکر لابھ پاتے تھے۔ شری [illegible]

نیایی مت - ویدانت مت کا سدھانت مختلف طور پر پرگھٹ کر کے پرمانوں سے ثابت
کر دیا ہے - کہ ان سب کا مت سیدھانت اُتر مارگ کی اپیکھیا سے نہایت
ادھم ہے اِن متوں کا اصول حسب ذیل ہے (۱) بودھ مت کا اصول - جگت -
جیو - کریا وغیرہ سب کچھ واستو میں گنیان سروپ ہیں - اُسکے علاوہ آتما گنیاتا
اور کرتا کوئی نہیں ہے (۲) سانکھیہ مت - جگت - پرکرتی اور پُرش کے ملاپ سے
ہے - دونو انادی ہیں - ایسے بید کے بغیر کبھی جگت کی اوتپتی نہیں ہو سکتی (۳)
سوترانتک - جگت واستو میں آتما سے الگ ہے اور اُتم پرکاش میں پرتبمبھ لگ
کر سب جولکا ہوتا چلتا ہے (۴) نیایک - پرمانو اور ایشر دونو انادی ہیں -
سرشٹی ہونے کے وقت ایشر کی اچھیا سے پرمانو ملکر ایک استھول روپ جگت بنتا ہے
(۵) ویدانت کا مراد یہ ہے کہ جگت مایا کا رچ ہے - در اصل نہ تھا - اور جنگم جو بید
اور کرم - تعول روپ ہے - برہم ماترا اور راست ہے - صرف برہم کا اصلی روپ ابید
روپ اور ست ہے - مطلب یہ ہے کہ ان سارے متوں کے اصول سے ان باریک
بینوں کو جو کہ باریک فلاسفی کو جانتے ہوں یا انکے علما بخوبی پورا نشچے ہوگا کہ برہم
کا سروپ ادویت یعنی ابید روپ سدھ نہیں ہوتا ہے شیو فلاسفی کے جو اور پانچ
مت میں وہ بھی اسی پرکار ہیں - یعنی کسی نے برہم کو جگت سے وِلکھشن مانا ہے
اور کسی نے جگت روپ کہا ہے مگر ترکھ مارگ جسکو اُتر مارگ کہتے ہیں سارے متوں کا
شرومنے ہے اسکا سیدھانت یہ ہے کہ ایشر کا روپ جگت روپ اور جگت سے
اُوتیرن ہے بید بھی آبھا سمان ہے یعنی اپنی پرارتھ سے ابھن اور کوئی سروپ
نہیں ہے بید اور ابید اسی سوتنتر پرم آتما کی کریڈا ہے اور وہی بید میں ابید اور ابید
میں بید پرکھایا کرتا ہے جیسے کہ درخت جسمیں پھول پھل لکڑی مختلف صورت کی
چیزیں ہیں مگر واستو میں ایک ہی درخت ہے اور بیج سے پیدا ہوا ہے - اور

شیوی ویدھیا میں لاثانی - مہامنی اور جوگیشور تھے - سولہ سال کی
عمر تک شاستر ودیا مثل ویاکرن کاوے وغیرہ کا مطالعہ کر کے چالیس
سال تک کشٹ درشن ویدا اور شیو درشن کا پورا ابھیاس کیا - انوترمارگ
یعنی ترک مت کو اپنا خاص اور دلپسند رستہ بنا کر ۲۲ برس یعنے چالیس
برس سے ساٹھ سال تک تارک دنیا ہو کر کوٹی چیر سنیاس کی ریتی سے کنارہ
کش ہو گئے اور آتما پرائن رہے - دنیا میں سوائے اپنے آسن پر بیراجمان
ہونے کے کسی چیز کا لوبھ یا کانکھشا نہیں رکھتے تھے - غرضیکہ جگت میں بجز پر
ارتھ کے کسی چیز سے وابستہ نہیں تھے - ویدھیا پڑھانے سے اور جوگ
سیدھیوں سے لوگوں کو ابھ داک تھے - ان کا سے چاہا ان سے انتم
ششت دیتے سنسکرت بھاشا میں رچا ہے - جو سروتر ایا بدھ داک ہے
مگر ان کی مختصر سوانح عمری بفارسی اشعار میں پنڈت کشن بھٹ صاحب بدرس
فارسی حال نشین خوار نے بھی جو سوامی جی کے پورے معتقد ہیں تحریر کی
ہے - بھٹ صاحب موصوف نے انتم رشیوں کی سنگت سے اور خاص کر سوامی
رام جی مہاراج کی کرپا سے انوترمارگ کے عمیق بحر اعظم میں غوطہ لگا کر در
مقصد بکف کیا ہے - ورنہ جو انہوں نے اپنے شعروں میں آتم ویدھیا کا
ترک مارگ کی بنا پر کاشش کیا ہے وہ معمولی شاعروں کا کام ہرگز نہیں ہے
ان اشعار کے پڑھنے سے ناظرین کو شیو فلاسفی کا طریقہ قرین قیاس ہو گا -
اور مہاراج مہاتما کی کرتوت سے پورا ابھ ملیگا کہ سودھرم انوشٹھان عمر گذارنے
اور اپنی آتما کو شدھ کرنے سے اور پر ایکارک ہونے سے دنیا اور عقبیٰ کا
پھل ہاتھ آتا ہے اور موت ہیچ مانا جاتا ہے - جیسے کہ سوامی جی نے اپنی
کایا کے چھوڑنے کا پورا پتہ قبل از ایک ماہ دیدیا اور یہاں تک کہ دن بھی بتلایا

اور فرمایا کہ جیسے سانپ چھلکا پھینکتا ہے ویسے ہم بھی جلد فانی کو چھوڑ کر
پرم پدوی میں لین ہو جائینگے شعر نہ نزدیک آنا نہیں دور جانا - چت آنند
ست روپ میں لین ہونا - سوامی مہاراج دنیا کے پدارتھوں کو بھوگ میں
ہیچ اور ہیچ میں بھوگ جانتے تھے اور ان کا یہی الپدیش تھا کہ چاہے گرہست
آشرم میں ہو یا سادھو ورتی یا سنیاس دھرم میں ہو اپنے آپ کو ادھار
کر کے جگت کا اوپکار کرنا چاہیئے اور سب کو اپنا سروپ جاننا چاہیئے چنانچہ
اسکو انہوں نے عملاً دکھلایا جیسا کہ پنڈت کشن بھٹ جی نے لکھا ہے مثنوی
ہر چہ می دید گہ نور خود دیدے - نور خود بل ظہور خود دیدے ۞ ہر دم اندر خیال
جانانہ - یکنظر سوے خویش و بیگانہ ۞ مدعا کہ انہوں نے پورن پدوی پائی تھی
اپنے آپ کو جیون مکت بنایا اور سروتھا پر اوپکار میں لگے تھے اور اس اوپکار
سے جوگی سنیاسی - راجے مہاراجے وغیرہ ان کے درشن کیواسطے سیوا
میں حاضر ہوتے تھے - انکے پوتر چرتر کے مطالعہ سے ناظرین کو پرم آنند کی
پراپتی ہوگی - جیسے اوپر اشارہ کیا گیا انوتر ویدھیا کا بالکل مختصراً ذکر کرنا واجب
ہے تاکہ مطالعہ کرنیوالونکو اس پوتر مارگ کا مہما واضح ہووے - یاد رہے کہ یہ
مارگ کوئی نئی مت نہیں ہے بلکہ پراچین سے بھی پراچین ہے اور اناد ہے
بھارت بھومی کے مہرشی اسی آتمک ویدھیا کے پیرو تھے کیونکہ یہ ویدوں
اور اپنشدوں کا سار ہے - اور چند گرنتھوں اور انکے مصنفوں کا ذکر چلا ہے
شری الشر یہ تنبکتا ایکسو نوے ۱۹۰ اشلوک ہے اسکی ورت مختصر تشریح اور
اسکی ٹیکا آٹھ ہزار اشلوک شری اوتپل دیو جی نے خود رچے - اور ساڑھے
تین ہزار ایک ٹیکا اور چوبیس ہزار دوسری ٹیکا شری مت ابھنو گپت جی نے
تصنیف کئے - اس شاستر میں بدھ مت - سانکھ مت - سوتر انتک مت

گشت یکسو بہ پروریدنِ دلی۔
بپرستیدن حقش مائل ہ

شغل در روز بے کتاب بنود۔
جز عملہا شبانہ خواب بنود

در عمل ہر نفس فزوں ذوقش۔
علم را روز و شب فزوں شوقش

خودِ شناسیش قطرہ دریا کرد۔
خودِ شناسیش ذرہ بیضا کرد۔

قطرہ دریاش شد زہے ہمت
ذرہ خورشید شد زہے عظمت

خودشناسیش چوں قرار نمود
حق شناسیش روز مے افزود ہ

تاکہ جاں مشتغل بجاناں بود
جاں بجاناں وصال ہا بنمود ہ

جاں ز جانان چو عینِ جانان شد
قطرہ گویا چو بحرِ عماں شد ہ

مالکانہ لیسالکی خوے اش
بحر و دریاے بیکراں جوش۔

نور در نور دید جملہ جہاں۔
زیر فرمانِ خود تمام جہاں ہ

چوں نظر کرد شد جہاں پیدا
چشم پوشید چوں ہمہ شد لا

ہرچہ میدید نورِ خود دیدے
نور خودِ بل ظہور خود دیدے

خود دروں ہمہ ہمہ در خود۔
دیدنش بود بعید و بے حد۔

در خور و نوش و گفتن و دیدن
فکر و ذکرش بخودِ پرستیدن

ہر دم اندر خیالِ جانانہ ہ
یکنظر سوے خویش و بیگانہ ہ

روز و شب در سرور و نور لبہر
بُرد و مستِ الست شام و سحر۔

از بزرگی چو با بزرگ نشست
دل درو بست و جاں درو پیوست

ششجہت یکجہت بہ پیش نظر
بل تمدد ر بطول و عرض اندر

چشم تا گوش ہوش اندر ہوش
بخموشی زباں حال بجوش۔

ہرچہ دانست کرد در یک حال
نہ کہ قالش یکے و دیگر حال۔

کل بجزو آورید و جزو بکل ہ
کرد یکجا چو بوے اندر گل ہ

عالمانے کہ آں زماں بودند ہ
سرہاے مبارکش سودند ہ

پیے رواں فیض یاب علم و عمل
گشتہ از رہبریِ آں اکمل ہ

(بجنور) بندۂ کمینۂ اوست۔
بہرہ ور از درِ خزینۂ اوست

یاد او ہر زماں جگرسوزد۔
دیدہ از سوزنِ الم دوزد۔

جنم یافتن رامچندرجی

ہم دراں وقت و ہم دراں آوان
برہمنے بود نیک و پاک رواں

عابد و وید خوان و نیکو روے
قانع و خوش نصیب و نرخ خوے

در پرستش ہمیشہ دل بستہ
از بد و نیکِ مردماں رستہ

در عبادت کمر بستہ چو بیاس
نام او شکہدیو پاک اساس

عورتش نیز بود پاک سرشت
خدمت شوے دیدہ بہ ز بہشت

ہم برادر دو داشت خوش منظر
آں یکے کشن و نامِ ایں البشیہ

جدہ بھرت زباں البشنر صاحب
بود معروف شرق تا مغرب

محو در آشنا چوں قطرہ بہ یم۔
مائل ما سوا نہ بد یک دم ہ

عاقل غافل از جہانِ دورنگ
عاملے کامل از لبیے آہنگ ہ

خوش کلامے ولے زباں بستہ
پا زدہ در جہاں و خود رستہ

آں برادر کہ شکہدیو بدش
مشفقی کردہ از یکے لصید ستش

با عبادت بخدمتش مصروف
خدمتش ہم عبادتش معروف۔

غرض ایں بود از عبادت او۔
رام طفلانہ مے نماید از رو د ہ

باشد او نایزرا م از بر ما۔
بر فلک تا رسد از سرِ ما ہ

خواہشش گرم او شوا فزوں شد۔
در صدف جاے دُرِ مکنون شد

ابر نیساں از آں گہر شاداں
صدف از خوشدلیش آباداں

شب دیجور دو وادشی مردے / سنه نهصد هزار و ده بادے

گوهر از صدف هویدا شد / رام اوتار از سو مشتهر شد

شکهد نویسش ز زیچ و اصطرلاب / نسبت زائچه آنزمان بحساب

بود طالع اسد در و بهرام / کار دشمن بتیغ کرده تمام

در سیوم ماه در ششم ناهید / هر دو خانه ز هر دو گشته سعید

جای برجیس و مهر اندر قوس / خانه از هر دو خوب چون طاوس

با عطارد ذنب بعقرب بود / هر دو باهم مبارک و مسعود

با زحل راس در دهم خانه / در صدف چون بود دو دُر دانه

از خواص نجوم و حکم علوم / همه را حال او بشد معلوم

کاین لعب شباب و شیب اول / گشت خواهد ز عارفان کامل

عمل و علم را کند یکتا / ساز داین هر دو هضم همچو غذا

پور نور دو چشم هر دو جهان / خوردن شیر را گشاده دهان

پدر و مادرش بصد شادی / از الم یافتند آزادی

رسم زادن چو وارسید انجام / نام کردندش از عزیزی رام

مادرش از کنار دولت خویش / مهد آرام او نهید به پیش

شیر نه بلکه خون بجگر دوش داد / بستر جان ز بهر خواب نهاد

هر که میدید بوسه میدادش / خواست از جان و از جهان شادش

جای در چشم ناظران کرده / دیدنش دل ز حاضران برده

چون ز گنج مج زبان سخن گفتی / در سخن در بی بها سفتی

صدف گوش خلق بر سخنش / ریختی در بی بها دهنش

تا بشش سال بودش آزادی / از پی کسب فرحت و شادی

عاقبت عشق دل بیکسو برد / پشت بر ماسوا بحق رو کرد

بهر آرام خویش جائے جست / تا کند عهد با احد بدرست

نیکخواهان شدند نیک شناس / مسکنش خانه نرائن داس

شکهر ریوش بوجه مجبوری / با عزیزی گزید مهجوری

دنجتور یافت دولت سرمد / رام نزدیک خانه اش آمد

در بیان حصول یامول و یکتا شدن با بود معبود

چون در بتخانه آن همایون بخت / رخت بنهاد همچو شاه بتخت

پیرداس گرد حلقه بربستند / چون ستاره بماه پیوستند

جبهه ور ماهتاب برج کمال / از برون شاد وز درون خوشحال

لاله در نوبهار خوشحالی / بر شگفته ز فارغ البالی

گشته خورسند و شادکام سودهام / یافت چون کرشن درشن سریرام

دیده آفتاب روشن شد / سینه گوشه کول گلشن شد

دید گوبند کول یکتائی / علم برخوانده یافت دانائی

هر دو آنند یافتند آنند / کرده در خدمتش دل و جان بند

هر دو چون تیر راست اندر قول / آن یکی رازدان و دیگر کول

مادهو آن خادم کمر بسته / خدمتش راز دل به پیوسته

وشنه بالی چو در حضور آمد / خدمتش در زبان ضرور آمد

چون در آمد بنزد این از تعظیم / خانه را داد زینت از ترسیم

جمله شادان که رام شام و سحر / فیض بخشی کند به نیک نظر

جمع شد رامجی نه آزادی / کرد خرمن زراعت شادی

سی و نه سال عهد عمرش بود / عابد آنچه چون این قرار شود

مختصر سوانح عمری عارف کامل و عالم عامل سریمت سری ۱۰۸ مهاتما رامجی مهاراج مصنفهٔ پنڈت کشن بٹ مدرّس المتخلص به (بیخود)

استوتی پرم آتما

ای صفات بر عارفان ظاهر — وز صفات تو عاشقان ماهر
در جلالت جلال می بینند — در جلالت جمال می بینند
بود و موجود تو همه نور است — داند آن عارفی که مسرور است
آفتابی و نور تست شهود — ای وجود تو هر زمان موجود
نیست نورت چو ماه و آتش و هور — بل ظهورت بهر سه بخشد نور
انجم و برق را از آن نور است — جان جان همه جهان نور است
نور تو از ظهور تو هر دم — هست یکسان ز مور تا آدم
نور چون در سرور کرد آرام — جوشش آن سرور دنیا نام
نور ذات تر است نور بنور — اندر و عالم همچو نور بهور
از سرورش چو عزم جلوه نمود — بهر دانست و کردن موجود
جلوهٔ اول است دانستن — از پی تخم عالم آبستن
جلوه دیگر است در کردن — هم خط نور پای تا گردن
آنکه داننده است و دانسته — هر دو در اعتدال پیوسته
نور را گر پی سرور خودش — بجو دمی شد فرو ظهور خودش
آشفتهٔ خویش را نمود عیان — زیر چو مهر شود چو لعل نهان
از محیطی و کرد و دانستن — هر زمانی همه تو آبستن
جلوهٔ وانمود نوع دگر — کل بجز و آمده چو تخم و شجر

وید خوان و سنسکرت خوانان۔
در بلاد و جوانب و اطراف۔
عابدان زمانهٔ اسلاف۔
در عبادات عمر کرده بسر۔
کرده مقصود حاصل از رهبر۔
بود مقصود شان مطابق وید۔
هم برای وید بود گفت و شنید۔
تا هنوز است سلسله جاری۔
وید خوانی و خویشتن داری۔
لیک یک مختصر چمن زین باغ۔
که بهشت برین ازین با داغ۔
هست لمشهور نام او کشمیر۔
پاک شهریست بی عدیل و بی نظیر
کشپ ریشی است بانی این مر
وجه تسمیه اش ازین کشمیر
جایگاه عبادت و عرفان۔
جای آرام واصل یزدان۔
در چنین شهر بی نظیر و بی مثال۔
از زمان سلف بغایت حال
خالی از نغود بود رسته ز ریو۔
عاملان عالم از تره شیو۔

یا نند سر ز بحر موج و شکن   موج بحر است و بحر موج افگن
نور نقال شد بنقل کده —   نقل در نقل گونه گونه زده
کبر و دوانیت و خواهش اسفل   بصفات ثلاثه گشت بدل —
اعتدال همانی صفاتِ سه گان   این طبیعت گرفت نام از آن
دین سه گانه گمان خیال و قیاس   داشته بر ظهور نور اساس
نیست آن هیچ شئے که نور تو نیست   نور تو بلکه آن ظهور تو نیست
دل لبنانِ تو مالکِ عالم   رهبر راه سالکانِ حرم
عاشقان راز دل درون و برون   در نظر جلوه گر توئی بیچون
بالنفس چونکه دل شود یکتا —   نور ذات از آن شود پیدا
عارفان را همه بتو کار است   دست با کار و دل بدلدار است
عقل کل رشحهٔ ظهور از نور   در خلا و ملا ست زین مشهور
عقل از آن رشحه در معاش و معاد   علم را انتشار هر سو داد —
نور دیده ظهور از آن نور است   ورنه در دید دیده کور است
از فروغت بگوش هوش رسید   بوی گل شامه هم از آن بشنید
قوتِ گفتگو بناطقه داد —   لامه هوش خود بر آن بنهاد
جلوهٔ نور شش جهت بنظر   عارفان را که صاف کرده بصر
هر سه عالم ز لشت نورانی —   بر تری آنچه گو بیت آنی —
(نجنور) را بهر سه عالم نور —   ما همه ز راز شعور و ظهور
تا شب و روز ست باشد و شاد   و ز عقود زبان شود آزاد —

در بیان عارفان و عاملان سرنگیر

زیر این سائبان نیلی طاق   هست باغی عجب بنام آفاق

شش جهت دور اوست چون دیوار
هفت دریا درون آن انهار
کرده تقدیر باغبانی او
خود قضا بانئ مبانی او
گلبند قدر بصد ترتیب
داده همچون بهشت زینت و زیب —
از نسیمش همه نشاط انگیز —
در شمیمش دماغ عطر آمیز
چشمه هایش چو چشمهٔ کوثر —
آبهایش بصافئ گوهر —
صد هزاران چمن در آن پیدا —
گشته بر هر چمن خرد شیدا —
آن چمنها عبارت شهر اند —
که از آن ذیحیات خوش بهر اند —
هر چمن خوشنما ز سنبل و گل —
قمری و عندلیب و ز بلبل —
طرف شرق و شمال و غرب و جنوب
بلبلان خوش نوا بلهجهٔ خوب —
چند از بهر دانه در آواز —
چند از عشق گل ترنم ساز —
غرض از بلبلان زبان دانان —

والیٔ ملک دار و عابد دوست   واقف راز حق ز مغز و ز پوست
چند بار ایں چنیں مشرف شد   از قدم رنجه ہا مکلف شد
بہره ور گشت از حذاقتِ او   آفریں باد بر صداقتِ او
چوں بسر رفت موسمِ گرما   آمد ایامِ برد بر سرِ ما
رامجی را نحافت افزوں شد   حل و عقدِ تنش دگرگوں شد
پیش از چار ہفته از الہام   طالباں را چنیں بداد پیام
که ز قالب بزینت و رونق   شده بیروں بحق شوم ملحق
در محیطِ ظہورِ نور و سرور   محو گردم چو ہور اندر نور
طالبانیکه دمبدم دلخواه   چوں ازیں واقعه شدند آگاه
جمله گشتند بیدل و غمگیں   صدمه خوردند ز آسماں بزمیں
شصت و یکسال ختم سالگشا   قاصدِ سرفه گشت روے نما
غیرِ سرفه که آمدے پیہم   در دلش ہیچ رنج و درد و الم
عرض کردند طالباں صد بار   که علاج طبیب سازد کار
چونکه خود اصلِ خود شناخته بود   التفاتے بآں نساخته بود
از طبیب آمدن روا نگذاشت   از طبیب و علاج دل برداشت
شد مه از عمرِ شصت و یک چو یاد   سر ببالیں بکید و روز نہاد
یکم ماگ یوم پنجشنبه بُد   اول صبح وقت وقتے به بُد
ناقص النور روزِ چار دہم   زد علم بر فراز چرخ نہم
چار زانو نشسته با صد ہوش   کاسهٔ شیر بر نمود چو نوش
گفت روشن درونِ من چوں مہر   بود ایں وقتِ آخرش زیں دہر
از سپہر بریں رسید الہام   محو شد در سرورِ خود سرِ رام

زبادِ آه و نالہ گشتیٔ جان   بگرداب غمش گشته پریشاں
بود ہر دم گنیش از شوق و از زار   بدہیان سری نرانجن محوِ دیدار
ولے چوں دید آں فرخنده اختر   ز خود رفته ز خود رفت و مژه تر
بود در گھناتھ بالواز رهِ دل   دمادم در نجوم و زیج شاغل
چو شاہنشاهِ انجم را جدا دید   دلش شد بیقرار و زار نالید
نراین جو لشمی در خولیش تاباں   فروغ خود بخود کرده نمایاں
بجموں چوں خبر از رفتنش رفت   شنید و جمله ہوش و حالتش رفت
زما ہر دم رخِ رام است چوں گل   شگفته از ظہورِ رام در دل بُد
ہما از باغ ما پرواز چوں کرد   زنم چوں فاخته ناله ازیں درد
دل کشه بت چو مہر و مه شب و روز   ز نورِ ذاتِ خود گردیده فیروز
ز خود چوں قرة العین دید پنہاں   ز غم چشمِ دلش گردید گریاں
نکو مردے که نامش کشن چند است   دہاں پُر در لبش شیریں چو قند است
کند ہر روز و شب از دلنوازی   بدہیان سری نراین نغمه سازی
ز بیروں گر لکار و یار دمساز   دروں از شوق الیشر نغمه پرداز
چو آرد چنگ سوے چنگ بنگر   بود رقصاں در آں گوشا ہه سندر
زہے از زادنش بر پدر و مادر   خہے بر بودنش در شوق الیشر
بُدے ہر روز با جمعے دل آرام   ز بعد شام دلخوش پیش سر رام
بنامِ آں آفتاب شہرهٔ خلق   دگر آنند شیریں گوے از خلق
گہے از شیوه لیلا مست و مخمور   گہے از گیت روے ہر دو پُر نور
سویم نام بلگندش کز دل و جاں   چو نارد جی بُدے ہر دم سرایاں
در آں مجلس نشستندے بعشرت   دُرِ لیلا فشاندندے ز فرحت

قالبِ خاک ماند بر سرِ خاک   نور در نور شد بعالمِ پاک
سینۂ طالبان ز غم شق شد   گرچہ نورش بنور ملحق شد
دیدۂ ماہتاب گریان شد   سینۂ آفتاب بریان شد
لالہ با داغ بر جگر آمد   لبش را دردِ غم ببر آمد
دامِ غم از سود ھام گردن بست   در رہِ رنج گوا شہ کول نشست
دردِ دل سخت گشت بر گوبند   ہر دو آنند یافتند گزند
مادہوا ز غصہ سر فرو بردہ   ہمنشیناں ہم از غم افسردہ
کرد دامودر از الم تنگ و دو   سر برہنہ چو ماتمے کیشو ٹو
گشت بدھیادہر ز غمش نالاں   نالہ زن وین الم ہری بھگواں
کینٹھ بالو و نیلہ کینٹھ و گنیش   ہر سہ را دل ز غصہ گشت پریش
ماسٹر نیلہ کول سخت ملول   نایِ جانش بہ بندِ غم مغلول
بود در خانہ کینٹھ کول دگر   زد بسر سنگ چوں شنید خبر
ہاے دیو خاست از جہاں یکسر   نالہ زن مرد و زن بدیدۂ تر
اے دریغا کہ آفتاب نہفت   تیرہ گی دیدہ را بسوزن سفت
اے دریغا کہ ماہ از انجم   گشت پنہاں و گرد پے را گم
اے دریغا سہیل نورانی   شد بزیرِ سحابِ ظلمانی
اے دریغا کہ خضر آبِ حیات   داشت لب تشنگاں درین ظلمات
اے دریغا کہ بلبلِ خوشخواں   گشت خاموش چوں رسید خزاں
اے دریغا ستارۂ ہمت   بر زمیں اوفتاد از عظمت
اے دریغا ز اشک ریزِ اجل   عینِ علم و عمل فتاد بسل
گلِ صد برگ اے دریغ بریخت   رنگ و بویش بباد و خاک آمیخت
(نام مرض چیچک)

چمن آزار گشتش دروں چوں دید   کلبندِ غم زمیں جانش کاوید
بود شبوہ چی زنام خویش رخشاں   ازاں مسرور ہر دم با دل و جاں
جدا چوں دید گشتہ جوہرِ دل   فرو رفتہ ز دردش پاے در گِل
نہالِ جان کیشو گشتہ سیراب   ز دریاے مہیشر یافتہ آب
چو آں نزہت فزا از خود نہاں دید   ز خود رفت و ز نجود باد خزاں دید
ہری بھگوان محو نورِ البشر   دروں میماند و ناورد بیروں سر
چو آں نور دلش روپوش گردید   بزخمِ تیرِ غم بیہوش گردید
درجول کینٹھ بالو ہمچو اختر   فروزاں از وصالِ شاہ سندر
چو آں خورشید وشش روے بر تافت   رخِ گلگونش رنگ موے دریافت
بود دامودھر اندر شوق سرگرم   گدازاں چوں دمہ ہر صبح و ہر شام
جدا چوں دید آں پرتاب گشتہ   ز رنج و غم دلش چوں آب گشتہ
ہمہ دم نیلہ کول از شوق در خود   ظہورِ سری و بدھیادھر بدید از خود
و بدھیا ساغر چو دید از خویش مہجور   چراغِ عیش گردید بے نور
امرچند کول از شوقِ دل خویش   ظہورِ امر بیشور بدید از خویش
چو دید آں آہوے جاں رم گرفتہ   ز خونِ دل و چشمش نم گرفتہ
فروزاں ہمچو گوہر نیلہ کینٹھ است   منور از ظہورِ نیلہ کینٹھ است
چو دید آں جوہرِ جاں روے بنہفت   دُرِ سرشکش بنوکِ دیدہ میسفت
نرائن جو دروں دل شب و روز   ز نورِ سری مہیشر گشتہ فیروز
دو گوہر بود از لطفِ مہیشر   بدستش آمدہ آں ہر دو دل بر
فراواں سالہا آں ہر دو پنہاں   بمہرِ دل نگہ میداشت از جاں
وے آں ہر دو گوہر دُرِ دنیا   ز دستش ہر دو افتادہ است از پا

ولے از داغ ہجرش گشتہ غمناک — جگر پر خون و ہر دم دیدہ نمناک
رخ گو اشتہ برج ماہ کامل — فروزاں ہمچو شمع و تازہ چوں گل
ز ہجر وصل آں فرخندہ گوہر — چو باراں روز و شب با دیدہ تر
دل گو بند چوں غنچہ شگفتہ — معنبر گشتہ از بوے نہفتہ
بود ہر دم ز نور خویش پُر نور — بساں شمع از تاریکیش دور
چو شد مہجور زاں بستان پُر گل — زناں نالہ شدہ ہر دم چو بلبل
سو دھا ما از ظہور خویش تاباں — مجھا آثار بروے شد نمایاں۔
مگر از ہجر آں دریاے بخشش — بتابہ ہمچو ماہی اندر آتش۔
بود آنند تا آنند دمساز — ز اسرار دروں گردیدہ ممتاز
مگر چوں دور گشت آں ہور پر نور — چراغ روشنش گردید بے نور
دگر آنند کول از شوق خود پیش — ظہور شیو بیند در دل خویش
مگر از فرقت آں یار دلبند — تبار غم چو سوزن گشتہ پابند
ز کیلاس دروں ناتھ ہیشور ر — ازاں دیدار نرمل ہمچو گوہر
چو دید آں جان جاناں دور گشتہ — دلش زاں درد و غم رنجور گشتہ
دل ما ہمچو فروزاں در شب و روز — ببرج تلیہ گردیدہ است فیروز
چو شد مہجور زاں فرخندہ گوہر — ز درد و غم دلش سوزاں چو اخگر
وید ھیا دھر از اوید ھیا دو ماندہ — بخود با آتما سرور ماندہ
مگر چوں جوہر جاں دور گردید — پراگندہ دل و رنجور گردید۔
دروں دلشہ بابو از عبادت — ز نور شیو گشتہ پر سعادت
ولے ز ہجر آں بے مثل و مانند — بجاے غم دلش گردیدہ پابند
شدہ گشت سرسی کینٹھ سبز و تر بلیں — ز نجر مہر الشیو بہرہ بر بیں۔

چو رخ را پست شد دو ناز یں غم — خشک شد در زمیں ازیں غم نم
نعش پاکش بدوش گرفتند — وید خواناں غبار رہ رفتند
نعش او را بآں دل انگیزی — ز آسماں ساختند گلریزی
جسم او در بہاں و در رفرف۔ — تاب زن ہمچو خور ببرج شرف۔
بدلش نور و نار نور لطیف — نور در نور یافتہ تضعیف۔
شعلہ زاں دو نور پیدا شد — طور ساں جلوہ تجلے شد
ماند حسرت بدل ز شفقت او — سینہ را شق شدہ ز رفتن او
اے اجل جور تو ز حد بیروں۔ — ہیچ دل نہ کہ از تو نیست بخوں
اے ستمگر فلک نہ آزارت۔ — ہیچ نہ کو نہ کردہ خوارت
چہ عزیزاں چہ عالماں چہ شہاں — ہمہ از ظلم تو بخاک نہاں
حاصلت چیست زیں جفا و ستم — غرق کردن کسے بلجہ غم
دکنتور نیست شکوہ را پایاں — گر بصد سال ہمیشوی گویاں
اینچنیں نور و شور جور و ستم — از خلایق گہے نسازد کم
صبر کن دل نہ شکیبا شو — از دو بینی و گر نہ یکتا شو

تاریخ ارتحال راجی

سخت قہر ایں دہر بد فرجام کرد — صبح ماہ تیرہ برنگ شام کرد
عارف نامی گرامی راجی۔ — آنکہ عرفاں را بجاں ابو عام کرد
از نیاز و عشق و ذوق خود۔ — خویشتن تسلیم حق را دام کرد
از ریاضت روز و شب اندر عمل — زیر خود ایں نفس توسن رام کرد
بر سر دلبستگی ہاے جہاں — دست رد ز آغاز تا انجام کرد
عارف کامل کہ در علم و عمل۔ — جاں قوی کرد و ضعیف اندام کرد

خاصه از کسبِ تعارف در جهان | خویش را اعظم گاهِ عسام کرد
ز انتقالِ پر ملالِ خویشتن | طالبان را تنگره را غم داد کرد
ناله و افسوس و واویلا و آه | بهرِ شان مخصوص در ایام کرد

بختور گفت از سرِ صبح الوداع
رام شد با نورِ خود آرام کرد

سمت ۱۹۷۱

جانشینی پنڈت مهتاب رام صاحب

بعد افسوس و ناله و زاری | طالبان از سرِ طلبگاری
گر ز گریا کرم یافتند فراغ | در جگر زخم بود و در دل داغ
گشت ترتیب مجلسِ ماتم | از جدائیش جمله غم بر غم
التجا شد ز جملهٔ احباب | جانشین در مکان شود مهتاب
کاین سخن منتخب ز هر باب است | نایبِ آفتاب مهتاب است
او پذیرفت التجای همه | التجای همه رجای همه
هست خواهانِ اتفاق بهم | تا شود دور ز اتفاق الم
طالبان روز حاضرِ خدمت | سر بخدمت نهاده با حرمت
بختور طالب وفاقِ همه | شاد و خوشدل ز اتفاق همه
باد تا دورِ چرخِ این دولاب | همچو مهتاب روشن این مهتاب

پیرو النش چو گرد مه انجم
روشن و نیک اختر و خرّم

از آنجا عود وقتِ شام کردند | بدریا کار غسل انجام کردند
بیکدیگر سخن ها باز گفتند | در وصفش ز بحرِ طبع سفتند

قضارا بود روزی فرحت آور
مرا مسعود طالع بخت یاور

ز لطفِ الیشر و از بخت فیروز | بدستم آمده لعلِ شب افروز
بهژده سال بود آن لعلِ شبتاب | بنزدم روز و شب چون ماه مهتاب
ز بندِ چرخِ دون آزاد بودم | از آنگه تا بایدون شاد بودم
هما افگنده سایه بر سرِ ما | ز خور تابنده تر بد اخترِ ما
ز من آن لعل دزدِ این جهان برد | از آنگه او فتادم در غم و درد
چو خار و خس به بحرِ غم شدم جفت | چنین الحال بگوشم ملهمی گفت
تو ای خورشید باشی شاد و مسرور | اگر داری ز دنیا دستِ خود دور
بر بند رشتهٔ الفت نشینی | دما دم از دمِ خود خود به بینی
شوی گر زنده مرده زنده مانی | ز خود یابی حیاتِ جاودانی

بیان آرم ز چندی طالبانش
ز بحرِ لطفِ او چون بهره یابش

چسان از معرفت گشتند مسرور | چسان از دوریش گشتند رنجور
اگر گشتند رنجور از دل و جان | ولیکن آن جانِ جانها در دل و جان
مصمم در درون چون نقش دیوار | گهی در خواب و گه از دهیان بیدار
دلِ مهتاب از خورشید و مهتاب | ببرج ستّه گردید است پرتاب
مگر از فرقتِ آن یارِ دلدار | بتاریکی فتاده با دلِ زار
رخِ لاله بباغ لاله گون رست | ز شوقِ دوست الحق علی چست

ندارد چوں بدنیا پایداری　　بود بہتر بجوئی رستگاری
نمائی دسیدم در شوق البشر　　رہاسند البشرت زیں دام یکسر
منہ دل اندریں باغِ دل آرام　　چو مرغ افتی بہوے دانہ در دام
بگویم قصۂ زیں چرخِ غدار　　چکد خونِ جگر از چشمِ خونبار

دریں دوراں نمود اوتار سری رام
برائے سالکاں نیک فرجام

ز باغِ البشر و از نخل شکھدیو　　ثمر آمد ز نور سری مہادیو
چو مہ رویش ز شوق دوست تاباں　　کہ اوتار سداشو بد نمایاں
ہمایوں نام او سری رام جی بود　　مہاجوگیشور و دہرم آتما بود
عنانِ دو سمند باد مانند　　گرفتہ زیرِ رتھ ہر دو پابند
نگاہ چار پہلو سوئے مالا　　دو اسپہ تاختے آں ذات والا
دو پہلو قلب دیدہ باز گردے　　بعزم لامکاں پرواز کردے
بشہر شیر چو شیرے ہمی راند　　درآں آرام گہ مسرورے ماند
ز خود بیخود بجز خود ہیچ میدید　　ہمہ در خود بخود در جلوہ می دید۔
ز دنیا او فتادش خواہش ز و　　بسوئے شیو لوگ افگند پرتو
بکرشنہ یکم ز ماہ ماگ فیروز　　بروز پنجشنبہ چاردہ روز
یکم از ماہ ماگ بکرمی بود۔　　صبوح ہشت بجے آں دان مسعود
ہزار و نہصد و ہفتاد و یکسال　　ز عہد بکرماجیت تا دریں حال
سہ روزہ در تہ داری مردم دہر　　بہ پوجائے سداشیو ماندہ از مہر
بہ پیشش دست بستہ بود مہتاب　　عقب بنشین بگفتش مہر سیراب
نشستہ چار زانو با ہمہ ہوش　　یکے ساغر ز شیر آورد در نوش۔

بشیریں خندہ گفتا عین آنند　　ہمیں است و شدم مسرور و خورسند
و یکباں چوں دید از شیو آمدہ پیش　　یکے شعلہ کشید از جبہۂ خویش
چو آں شعلہ بروں آمد و یکباں بر　　رواں بنشست با صد عزت و فر
سوئے شیو لوگ شد با جاہ و تمکین　　زمین و اہلِ عالم گشت غمگین۔
رہِ بینش شد از چشم جہاں گم　　سیہ شد دیدۂ خورشید و انجم
ظہورِ خود چو در شیو لوگ افگند۔　　دگر سو جامۂ دیرینہ افگند۔
بعمرش شصت و یکسال و یکے ماہ　　بسر بردہ ز دنیا تا دریں گاہ۔
بلرزید آں زماں ارض و سما ہم۔　　ز مشرق تا بمغرب جملہ در غم
خصوصاً شہر اٹلی ہم در آندم　　فرو شد ملک را افتاد ماتم
ہزاراں شہری از صدمہ بیک آں　　ازاں تب لرزہ گردیدند بیجاں
بہم گشتند ہر جمعی در آندم　　بسے رامشگراں و بیدخواں ہم۔
گروہے از سیادھ و از سادھواں نیز　　بسے از برہمناں جوگیشوراں نیز
برآوردند از دل نالہ چوں چنگ　　مژہ پرنم جگر پر خون و دل تنگ
اجازت شد کنند کیشو کریا کرم　　چو فرزنداں بجا آرد ہمہ دہرم
بحکم سید و پوراں ساز کردند　　کریا کرم و دہرم آغاز کردند
ز بعد غسل جسم پاک گوہر　　بپوشیدند اطلس ہائے پر زر
نمودہ ہودجِ زریں مہیا　　بگردش بستہ دیباہائے زیبا
ز گلہائے معنبر ساختہ پر۔　　آویزاں ہر طرف مالائے چوں در
نشانیدند در وے ہمچو شاہی　　فغاں برخاست از مہ تا بماہی
بوقت نیمروز از منظرِ خاص۔　　رواں گشتند گردش عام تا خاص
قدم آہستہ آہستہ سپردند　　بسوئے رود گنگا پے فشردند۔

مرثیه
خونبار چشم ما نه من تصنیف پندت آفتاب کول بالا رام فراشتنه

جگت الشیر را انجن سبری را آکار　　ز نور ذات تو عالم پدید آر
پرم بر بها ز نور خود بر افروزد　　دل و جانم چه مهر و مه تنتب گردد
ز نور ذات خود پر نور عینم کن　　بکن تا ذات خود چون پیش بینم
خلاصی ده مرا از حاسد انم　　فروزان تا شود چون مهر جانم
ز تاریکی مرا آزاد گردان کن　　بنور خود دلم راشاد گردان
رهائی ده مرا چون لعل از سنگ　　که تا بینم ظهور خود بهر رنگ
درین دنیا به بینم جان خود را　　منور از سمی نیلوفر آسا کن
شهِ ما همچو خور با نور و پر تاب　　بود تا گردش خورشید مهتاب
بما بر سایه گستر باد دایم　　شهنشاهی و نورش باد قایم
گلِ صد برگ گلزار گلاب است　　ز ریزیرش بهار رنگ و آب است
دیا و دهرم و عدل و داد و رام　　ازو دیدم چو اندر عهد تریم
دعاے من کند مقبول سریرام　　سر شاهان بپاے شاد با رام

در مذمت دنیا

اگر باغ جهان باغیست خرم　　ثمر آرد مے از رنج و از غم
اگر آبے ز نهرش میکشد کس　　ز استسقا بگردد سیر چون خس
درین گلشن اگر مانی بصد سال　　هم آخر میشوی چون سبزه پامال
اگر تا روزِ محشر زنده مانی　　بصد خواری روی زین دار فانی
چو لاله گر بخندی اندرین باغ　　هم آخر مے نهد بر سینه ات داغ
اگر کس در نما دل به بندد　　بگرید آخر از چندے بخندد

سرود باجه هاے خاصه در پیش　　سپو سلطانے بگردش عسکر و جیش
بسے اسپان همه با زین زرکار　　عماریها مرصع در تشهوار
پس و پیشش همه در بید خوانی　　ز بالا دیوتا در گل فشانی کرد
زمین از چشم دل گردید گریان　　ز هر سو سینه ها گردیده بریان
زبان اہل عالم در تغابن　　درخت دهرم چون افتاد از بن
همه ناله زنان با آه و افسوس　　کجا شد کان علم شیو افسوس
طبانچه زن بروے خویش هر کس　　کجا شد آن دلارام هما دشن
نه تنها مردمان در آه و افسوس　　زمین و آسمان نالان چو ناقوس
زنیک مه پیشتر خورشید انور　　لباس ماتمی را کرده در بر کرد
مه اندر پرده شبون نهان بود　　بگریه با ستاره همعنان بود
دگر هم بعد ازین تا چل و پنجروز　　نهان در تعزیه مانند و دلسوز
ز تاب غم جگرها گشته چون نار　　بسوزش اندرون پر چاک چون تار
ازین حسرت در و دیوار گریان　　جهان را سینه از غم گشته بریان
زر و نقره فشاندندے بهر سو　　گهے طرف یسار و گه یمین سو کرد
زر خالص زمین بر چون فشاندند　　بسبزه برگ گلها گو فشاندند
گدا و بے نوایان بے شماران　　دویدندے پس و پیشش هزاران
همان زر را ربودندے چو مرغان　　بر آرند از زمین دانه بیک آن
چو عصر آمد بختم آنجا رسیدند　　کریا و سنسکارش بگرویدند
ز چوب صندل و از مشک و عنبر　　همه در آتش افگندند یکسر
نظر کردند و نامد در نظر هیچ کرد　　ز جسمش گوهرے مانده دگر هیچ
تلوک بر لب گنگا سنودند　　طواف چند گردش بر فزودند

آنکه دم زد ز وصالش یکدم   عاقبت یافت از و جور و ستم۔
ماهروائیست که صد هالهٔ درد   بسته در خاطر هر عورت و مرد۔
مار خوئیست که لمسش نرم است   نفسش چون سم قاتل گرم است۔
پیکرش همچو بخاریست بسیط   والپس و پیش و چپ و راست محیط
درمیانش زهو سهاست نهنگ   زآرزوهائے تعلق خرچنگ۔
موجهائش همه افکار و هموم۔   رنج و تیمار درو باد سموم -۴
زاد و مردن دو کنارش محکم   آب او شادی و غم بیش نه کم۔
وحت و فرزند درو همچو حباب   صحبت زن همه قعر گرداب
کیست آنکس که ازین بحر گذشت   ز آب او دامن او تر نگذشت
نیست زین بحر خطرناک فلاح   جز بکشتی و بجز مرد ملاح -۴
چند مردان مرد امقدش بی بیم   بعبور آمده زین بحر سهیم
واصل ذات مهیا دیو شدند   ایمن از قید پر از ریو شدند۔
هم طفیلان خود از علم و عمل   زاد کردند ازین قید اجل۔
اندرین وقت در آفاق همه ۔   مطلق ناطق و ماهی تا مه
غرق بودند به بحر ظلمات   بسته و خسته ز بند آفات۔
همه بودند پراگنده بدل   که بر آریم چسان پا زین گل
کشتی و کشتی بان میجستند   اندکے درد خرد جستند
چون صلبکار بدینسان ماندند ۔   بزبان وصف هری میخواندند۔
شاد شنکر بدرو شان شد   در عیان جلوه گر از پنهان شد
یعنی از نور جمال البشر -۴   چون شکه از بیاس ز شکه رام الظهر
گشت در خطهٔ فردوس نظیر۔   شهر مشهور که دارد کشمیر۔

نور افشان بجهان شد چون مهر   عالم افروز شد از بر تا بحر۔
رنگ غفلت نه جهان دور شده   رنگ آفاق چو کافور شده
پرتو علم بعالم افروخت۔   ظلمت غفلت دیرینه بسوخت۔
در طفولی علم علم افراخت   هوس و شهوت دنیا بگداخت
علم شیو از دل صافی اندوخت   دوئی از معرفت یکتا سوخت
در جوانی بعمل تاخت چو شیر   روبه آز گرفته در زیر -۴
گوش زو نغمهٔ سرمد بگوشش   رودے آرائے ازل با صد هوش
هو فراکرده دمن داشت فرو۔   خود مصمم چو الف ماند در د -۴
بیخود از خود بخودش یافت قرار   خودی بیخودی افروخت چو نار
جز به شیو اذاکر و- مذکور ندید   نظر و ناظر و منظور ندید -۴
همه بیرون و درونش شد شیو   کوه تا کاه بچشمش شد دیو۔
طالبان را به تعالیم علوم   جز عمل ساخت حقیقت معلوم
هر کسے را به امید واثق۔   به یقین بود دل و جان ملصق
که ازین مهر جهانتاب علوم۔   زود گردد بعمل حق معلوم
بیخود از خود همه خود را یابند   شیو یدانند و لشیو لشتابند
ناگهان گردش گردون وژم   باز کرده بجهان باب ستم
که ز دیدار چنین مرد علیم   کز عمل بود بهر علم کلیم -۴
چشم آفاق بخواب آورده   طالبان را دل و جان آزرده
کلف مهجوری ز دور مهتاب   لاله را داغ بدل از تب و تاب
(آفتاب) مهر از شدت سرمائے فراق۔   داشت با ابر مطر بیز وفاق۔
رنج هجران بدل دیده هیا دهر   کاش را ظلمت دوری به نظر

داشت دربند فراقت گو ببند　　آه و ناله ز فراقش آمدند
زود آمد ز سعود کیلاس　　بہ ہبوط از طرف ہر ز اخلاص
ہودج زر بہ جواہر آمود　　پیش آں آرام جہانتاب فرود
سولسو خود بری رقص کناں　　نغمہ پرور بنوا گند زناں
خاص خدام شیو اندر لیس پیش　　چوں بود گرد شہاں عسکر و جیش
از ہہا دیو پیامش گفتند　　گوہر راز بگوششں گفتند
کلے مہیں ذرہ نور شنکر　　خیز و نشین تو دریں محمل زر
باز در معدنِ خود یکساں شو　　بہ نجاتِ ابدی شاداں شو
رام چوں یافت بدینساں منشور　　گشت از بس بدل و جان مسرور
عشرہ در اربع قمری بود ایام　　شمس در جاے فرا کردہ خیام
رام رم کرد ز ما چوں آہو　　یافت آرام بذات سنبو
تیرہ شد چشم جہاں زیں ماتم　　طالباں را بدل افتاد الم
اشک ریزاں ہمہ غلطاں ماندند　　ز حس و ہوش چو مستاں ماندند
از فراقش ہمہ تن مو گند ند　　سولسو گرد تنش پوشید ند
ہمہ خواندند بصد نالہ و زار　　ہمچو بلبل بخزاں در گلزار
اے دریغ است ہزار است دریغ　　کز جہاں کرد مہ علم گمہ ریغ
چوں ز شیو ہمہ کس سود ندید　　بے زبان جان لطیفش ہمہ دید
پیکر ش راہ زرہ دیدہ بدل　　داشت ہر طالب صادق منزل
اے (دہرمی) فرقت ایں یکتا دوست　　ماند در قلب تو چوں مغز بپوست
باش صابر برضاے شنکر　　چارہ نیست کہ دریں کار دگر
فرقت یار ز خاطر مطلب　　سموت از ہاتف افلاک طلب
ہاتف از اوج علوم زد الہام　　در کنار شیو شنکر شد رام

گہے باجہ گہے سنطور گہے ساز　　بدست آوردہ کس با دو کرہ دمساز
گہے شاعرانِ لیلاے مہبشر　　گہے با کرت ہاے شاہ سندر
نواے دلکشا میشد چو در گوش　　ربودے ز آدم و مرغ و ملک ہوش
دل سریرام ہم مے بود خوشنود　　ازاں دل بر نواے عشرت افزود
دعا میکرد سریرام از رہ دل　　شگفتہ تا ابد باشید چوں گل
ز نغمہ جان و جاں چوں خوار دیدم　　ز ساز دل پریدہ تار دیدیم
ز درد و غم چو دف نالہ زنانیم　　عجب زنار جاں اگر بگسلانیم
بگفتا ہاتف از روی ادب گوے　　براے سموت سال رواں جوے
ز شش سالہ بیان تعتیبش　　ز شعر باشی و یکساں عین و غیبش

سمت ۱۹۷۱

مرثیہ

من تصنیف پنڈت ہرہ کول صاحب ساد ہو

واے بر گردش خروج ملعب　　کہ شریراست بصد رنج و تعب
واے بر زال عقیم کہن　　کردہ پستانش چکد سم ز لبن
واے بر شعبدہ باز دنیا　　کہ شود قاطع الفت ز ابنا
واے بر کج روی دہر و سپہر　　کہ کشد سم بلبن شیر بزہر
چیست دنیا کہ درخت خار است　　رستہ از خاک دل دہ ار است
بار او جملہ عذاب است او ہموم　　سایہ اش مایۂ مسموم غموم
چیست دنیا کہ سراے فانیست　　پردۂ بہشتی و نادانیست
تعلقش طوق بحلق مطلق　　میکند نیز کشد عین الحق
کیست کز ساغر او نوشش نخورد　　آخر از نیزۂ او نیشش نخورد

غلطی نامہ سوانح عمری سوامی شری رامجی مہاراج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	پوترن	چست	۲۱	۳	نیکخواہاں	نیکخواہان	۳۴	۷	زتار	زنّار
۲	۳	سوگیت	وسوگیت	"	۱۱	دوش	درش	"	۷	اگر	گر
۴	۷	غرضیکہ	غرض کہ	"	۱۳	گوشہ	گواشہ	"	۸	بگفا	بگفتا
"	۱۶	بناپرکاش	بناپرپرکاس	۲۴	۳	ظہور ظہور	ظہور ظہور	"	۹	سالہ	بالا
"	۲۱	کاباکہ	کاباکو	"	۴	کوحید	توحید	"	۹	باسق	وناسیو
۵	۸	کہ نور	نور	"	۶	مصرعہ دویم سرگرد	خورد	"	۱۳	گریش	گردش
۶	۱	پرمانوسے	پرمانوں سے	"	۸	فرزان گیش	فرزانگیش	"	۱۳	تپچ	پچرح
"	۱۰	مایہ	مایا	۲۵	۸	کردم	گردم	"	۱۴	کردہ	گردد
۸	۶	بہادر	بہادری کی	"	۱۶	تشصت	شصت	"	۱۵	زانیا	زایبا
۹	۴	ای صفات	ایکہ ذات	۲۷	۱۴	بصبح ماہ	صبح ما	"	۱۸	اوہموم	واہموم
۱۰	۱۵	لامہ	لامسہ	"	۱۸	ذوق	شوق ذوق	۳۸	۳	ماہرونست	ماہروییت
"	۱۷	آبخہ	زابخہ	"	۱۸	رادام	مادام	"	۴	واپس	ونیس
"	۲۱	ہمت	ہست	۲۸	۳	تکہ را	تلہ	"	۶	موجہانش	توجہانش
۱۱	۵	نکلبند	سنخلبند	"	۳	داوکرد	دام کرد	"	۸	دشت	دخت
"	۱۳	عبارت شہر	عبارت از شہر	"	۱۶	وہمہ	ہمہ	"	۱۱	سرداز قدس	مقدس
"	۱۴	جسنت شہود	ہست شہود	۲۹	۱۵	دورہ	دُدیہ	۴۸	۲۰	زنسکہ	زنسکہ
"	۱۳	بے نظیر	عطیر	۲۹	۴	براخردو	براخروز	۳۹	۲	ریگ جہان	ریگ جہان
"	۱۵	کشمیر	کشمیر	"	۲۱	آخر از	آحرار	"	۴	ازمقصود	ازمقصود
"	۱۸	بے مثال	مثال	۳۳	۳	رہانند	رہانند	"	۴	بلند	بلداخت
"	۲۱	انوترہ	انوترو	"	۱۱	یالا	بالا	"	۱۰	پیتھوا	پیتھو
۱۴	۷	جہرو	جہر	"	صفحہ ۱	شیر حو	بیرچون	"	۱۱	درونش	درونش
"	۸	نازک	تارک	۳۱	۱۹	برخواست	برخاست	"	۲۱	کاش	گاش
۱۵	۶	وقت دو	وقت و	۳۴	۱۳	تار	نار	۴۰	۲	سعود	معود
"	۱۳	چون	چو	"	۲۱	طوالی	طوافی	"	۴	بنوا گشد	بنواخندہ
"	۱۸	ازرو	رو	۳۴	۲	برج	بہ برج	"	۳	آرام	رام
"	۱۹	از سیرہا	از دسیرہا	۳۵	۱	آزاد	آزاز	"	۱۴	بوئیدند	بوئیدند
۱۶	۴	سومتھرا	کوسلیا	۳۶	۱	وردان	دور	"	۱۷	زشیو	زشنیدن
۱۷	۱۲	صحبت	صحبت	۳۵	۵	ورنجود	وبخود	"	۱۷	کش	کس
"	۲۱	علم ہنر	علم و ہنر	۳۶	۱۴	ازخلق	ازحلق	"	۱۸	راہ	را
۱۸	۱۹	ازمعلم	معلم	۳۷	۱	سبنطو	سبنطور	"	۱۶	نیست کہ	نیست
"	۱۹	عمقد	حقد	"	۳	شامخرل	شامحل	"	۲۱	علوم	علوئہ
۲۰	۲	بعد از	بعد از و	"	۲	پتاہ	شامہ				
"	۱۷	بالا	بالہ	"	۴	پریدہ	بریدہ				
"	۱۷	آہ نالہ	آہ و نالہ	"	۶	دیدم	دیدیم				